

# جذباتی پن کے نقصانات

16-December-2021



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا  
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

16 دسمبر، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

# جذبائی پن کے نقصانات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... غزوہ بدر سے ملنے والا ایک درس

✿... ہمیں جذبات کیوں عطا کئے گئے...؟

✿... جذبائی پن کا نتیجہ: پچھتاوا

✿... گندے جذبات نے کفر تک پہنچا دیا

✿... جذبات پر قابو رکھنا بھی ایک ذہانت ہے

پیشکش

المدينة العلمية (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّنَّ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

**پیارے اسلامی بھائیو! مسجد مسلمان کی پناہ گاہ ہے۔ مسجد میں کثرت سے آنے کی عادت بنانی چاہئے اس کی برکت سے **اِنَّ شَيْطٰنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمُ!** شیطان سے بھی حفاظت ہوگی، گناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ ایک اور کام کرنے کی عادت اپنالینی چاہئے وہ یہ کہ جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی کر لیں! اس کے 2 فائدے ہوں گے: **❖** اوّل یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا **❖** مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دم کیا ہو اپانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لینے کا دوسرا فائدہ یہ ہو گا کہ یہ سب کام (یعنی مسجد میں کھانا، پینا، سونا وغیرہ) بھی جائز ہو جائیں گے۔**

## درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جسے کوئی اہم حاجت درپیش ہو، وہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ درودِ پاک دُکھ، دَرْد اور مصیبتوں کو دور کرتا اور رِزق میں اِضَافَہ کرتا ہے۔<sup>(1)</sup>

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دُعا درود و سلام | کہ رفع کرتا ہے ہر اک بلا دُرد و سلام  
صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! | صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

\*\*\*

①... بُنْتَانِ الوَاعِظِيْنَ، صفحہ: 241۔

## بیان سننے کی نیتیں

حدیث پاک میں ہے: **أَفْضَلُ الْعَبْلِ الْنَيْبَةُ الصَّادِقَةُ** سچی نیت افضل عمل ہے۔<sup>(1)</sup>  
**اے ماشقانِ رسول!** اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! **عَلِّمِ دِينَ سَيَكْتُمُونَا** پورا بیان سنوں گا **بِأَدَبٍ** بیٹھوں گا **تَوَجُّهًا** سے سنوں گا **لِإِصْلَاحِ** اپنی اصلاح کے لئے بیان سنوں گا **وَأَنْ يَكُونَ** جو سنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## غزوہ بدر سے ملنے والا ایک سبق

**پیارے اسلامی بھائیو!** غزوہ بدر اسلامی تاریخ کا اہم ترین واقعہ ہے، تاریخ اسلام میں یہ پہلا موقع تھا جب حق اور باطل باقاعدہ آمنے سامنے آئے، غزوہ بدر میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم الشان فتح عطا فرمائی اور کافروں کو تاریخ کی بدترین شکست کا سامنا ہوا۔  
 مفسرین کرام فرماتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر کفار مکہ جو لشکر لے کر مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے تھے، اس میں ان کا مقصد میدان بدر میں جانا نہیں تھا، اصل معاملہ یہ تھا کہ کفار مکہ کا ایک تجارتی قافلہ ملک شام سے مکہ مکرمہ آرہا تھا، جس میں کفار مکہ کا بہت سارا تجارتی سامان تھا، اس بارے میں کفار مکہ کو خبر ملی کہ ان کے تجارتی قافلے کو خطرہ ہے، ممکن ہے کہ مدینہ منورہ کے مسلمان ان کے قافلے کو نقصان پہنچائیں۔ چنانچہ کفار مکہ اپنے اس تجارتی قافلے کی حفاظت کے لئے ایک بڑا لشکر لے کر روانہ ہوئے، مکہ مکرمہ کے بڑے بڑے سردار بالخصوص اس اُمت کا فرعون یعنی ابو جہل اس لشکر کی سربراہی کر رہا تھا۔ کفار مکہ کا یہ لشکر

\*\*\*  
 1... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

جب جُحفہ کے مقام پر پہنچا تو ان کے پاس ایک قاصد (Messenger) آیا، اس نے کُفّارِ مکہ کو بتایا کہ تمہارا تجارتی قافلہ جس کی حفاظت کے لئے تم لشکر لے کر نکلے تھے، وہ بحفاظت مکہ مکرمہ میں پہنچ چکا ہے، لہذا تم سب واپس لوٹ چلو...! اس موقع پر اُبُو جہل بد بخت نے اِتر اکر کہا: نہیں... اب ہم واپس نہیں جائیں گے، ہم بہادر لوگ ہیں، ہم میدانِ بدر میں جا کر ہی دم لیں گے، آج کل وہاں میلہ لگا ہوا ہے، سارے عرب کے لوگ جمع ہیں، ہم وہاں اپنی بہادری دکھائیں گے، مسلمانوں کا نام صفحہ ہستی سے مٹادیں گے (معاذ اللہ!)، پھر یہ سب کچھ کر چکنے کے بعد وہاں شراب پییں گے، ناچ گانے والیاں ہمارے ساتھ ہیں، انہیں نچا کر جشن منائیں گے۔ (1)

**اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ! اے ماشقانِ رسول! اُبُو جہل کا غرور و تکبر دیکھئے!** اس بد بخت نے کیسے گھٹیا جملے بولے...!! اس موقع پر عقل مندی کا تقاضا تو یہی تھا کہ کُفّارِ مکہ اپنا لشکر لے کر واپس لوٹ جاتے مگر اُبُو جہل نے طاقت و قوت کے نشے میں جذباتی فیصلہ کیا، پھر اُبُو جہل کے اسی جذباتی فیصلے کی بنیاد پر کُفّارِ میدانِ بدر میں پہنچے اور انہیں تاریخ کی بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ پاک نے قرآن کریم میں کُفّارِ مکہ کے اسی فخر و غرور، ان کے اس جذباتی فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ  
بَطْرًا أَوْ سِرًّا عَلَى أَعْقَابِهِمْ (پارہ: 10، سورہ انفال: 47) سے نکلے اترتے اور لوگوں کے دکھانے کو۔

یعنی اے مسلمانو! تم کُفّارِ مکہ کی طرح اترنے والے اور دکھلا کر آنے والے مت بنو!  
بلکہ تقویٰ اختیار کرو! اخلاص اپناؤ! صرف اور صرف اللہ پاک کی رضا کے طلب گار رہا کرو!

\*\*\*

① ... تفسیر بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، پارہ: 10، سورہ انفال، زیر آیت: 47، جلد: 4، صفحہ: 400 ماخوذاً۔

## آیت کریمہ میں موجود لفظ **بَطْرًا** کی وضاحت

**پیارے اسلامی بھائیو!** اس آیت کریمہ میں لفظ استعمال ہوا ہے: **بَطْرًا**۔ یہ بڑا قابل غور لفظ ہے۔ امام راعب اَضْفَهَانِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس لفظ کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **الْبَطْرُ دَهْشٌ بَطْرٌ مَدْهُوشِي** کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ کون سی مدہوشی؟ **يَبْعَثِرِي الْاِنْسَانَ مِنْ سُوءِ اِحْتِمَالِ النِّعْمَةِ** یعنی وہ مدہوشی کی کیفیت جو نعمت سے متعلق بُرا اِحتمال جمالینے کی وجہ سے طاری ہوتی ہے۔<sup>(1)</sup>

مثال کے طور پر **\*\*..** کوئی مالدار ہے، وہ سمجھ لے کہ میں مال و دولت کے ذریعے سب کچھ حاصل کر سکتا ہوں **\*\*..** جس کو طاقت کی نعمت ملی ہے، وہ سمجھے کہ میں طاقتور ہوں، کس میں ہمت ہے جو مجھے نقصان پہنچا سکے؟ **\*\*..** کوئی ذہین طالب علم ہے، وہ یہ گمان کر لے کہ میں تو ذہین ہوں، مجھے سبق یاد کرنے کی، محنت کرنے کی ضرورت نہیں۔

یوں جب آدمی نعمت سے متعلق بُرا اِحتمال جماتا ہے تو یہ گمان اُس کے شعور کو ڈھانپ لیتا ہے، اس وقت اُس پر غنودگی کی ایک کیفیت طاری ہوتی ہے، اس کے ہاتھ، پیر، جسم کے تمام اعضاء پوری طرح کام کر رہے ہوتے ہیں مگر اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت گویا سو جاتی ہے، وہ اپنے طور پر سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں بڑی عقل مندی سے سوچ سمجھ کر فیصلہ کر رہا ہوں مگر اس وقت اُس کے شعور پر، اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پر جذبات کا، نعمت سے متعلق بُرے گمان کا قبضہ ہوتا ہے، یہ وہ غنودگی کی، مدہوشی کی کیفیت ہے جسے عربی میں **بَطْر** کہا جاتا ہے اور یہی وہ کیفیت ہے جو جدید علم نفسیات کی روشنی میں **جذبائی پن** کے ذمّے

\*\*\*

①... مفردات الفاظ القرآن، کتاب: الباء، صفحہ: 61۔

میں آتی ہے۔

سُقَّارِ مکہ نے غزوہ بدر کے موقع پر جو میدانِ بدر میں جانے کا فیصلہ کیا، وہ اسی کیفیت میں کیا تھا، یہ فخر و تکبر میں تھے، ان کے پاس طاقت تھی، ان کے پاس اُفرد زیادہ تھے، یہ لڑائیوں کی مہارت رکھتے تھے، ان کے پاس مال و دولت کی کثرت تھی، انہوں نے ان ظاہری اسباب کے متعلق بُرا گمان جمایا، یہ سمجھے کہ ہم بہاؤر ہیں، ہمارے پاس طاقت ہے، بھلا کون ہے جو ہمیں شکست دے سکے گا، یہ بُرا گمان تھا، یہ تکبر تھا جو کُقَّارِ مکہ کی سوچنے سمجھنے کی طاقت پر چھا گیا، پھر اسی بنیاد پر انہوں نے فیصلہ کیا جو سراسر جذبائی فیصلہ تھا، چونکہ اس فیصلے کی بنیاد ہی غلط تھی، لہذا انہیں میدانِ بدر میں زبردست اور تاریخی شکست ہوئی۔ اگر یہ لوگ جذبات میں نہ آتے، سوچ سمجھ کر، حالات کا جائزہ لے کر فیصلہ کرتے تو نہ یہ میدانِ بدر میں آتے، نہ انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑتا۔ کُقَّارِ مکہ کا یہ وہ رویہ ہے، جس کا اللہ پاک نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا اور اس سے عبرت حاصل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ  
بَطْرًا أَوْ سِرًّا أَوْ نَجْوًى  
تَرْجُمَهُ كُنُزُ الْأَيْمَانِ: اور ان جیسے نہ ہونا جو اپنے گھر  
سے نکلے اترتے اور لوگوں کے دکھانے کو۔

## کافروں کے افعال و کردار سے عبرت پکڑو...!

اللہ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! قرآن کریم کا حکمت و نصیحت بھرا، پیارا پیارا انداز دیکھئے! غلطی سُقَّارِ مکہ نے کی تھی، تکبر والا جذبائی فیصلہ اُبُو جہل نے کیا تھا، اللہ پاک نے اُن کی غلطی کو ذکر کر کے مسلمانوں کو حکم دیا کہ کافروں کی اس غلطی سے عبرت پکڑو...! اور تم کبھی ایسی غلطی مت کرنا۔ مشہور مفسر قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ

اللہِ عَلَيْهِ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا: مؤمن کو چاہئے کہ کافروں کے بُرے کردار میں بھی غور کرے، کیوں؟ ان کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں، ان کی تہذیب، ان کے طور طریقے اپنانے کے لئے نہیں بلکہ ان کے کردار سے عبرت پکڑنے، اس سے بچنے اور دُور بھاگنے کے لئے۔<sup>(1)</sup>

اپنی مِلّت پر قیاسِ اقوامِ مغرب سے نہ کر | خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی<sup>(2)</sup>  
**وضاحت:** یعنی ہم مسلمان ہیں، ہم رسولِ ہاشمی، مُحَمَّد عربی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اُمت ہیں، ہمارے طور طریقے، ہمارا طرزِ زندگی جدا ہے، ہم ہر حال میں قرآنِ کریم اور سُنّتِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پابند ہیں، لہذا خود کو کافر قوموں پر قیاس مت کرو...!

ہاں! کافروں کے افعال و کردار میں غور کرو! اُن سے عبرت پکڑنے کے لئے، اُن سے بچنے اور دُور بھاگنے کے لئے۔ اللہ پاک ہم سب کو نگاہِ عبرت عطا فرمائے۔ آمین بِجَاهِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اے مہاشقانِ رسول! ہم نے سَفَّارِ مکہ کا فیصلہ کرنے کے تعلق سے ایک غلط اندازِ سناہ، اس بارے میں قرآنِ کریم نے جو ہماری راہنمائی فرمائی اور علمائے کرام نے اس کی جو وضاحت فرمائی، اس سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ ظاہری اسباب پر نگاہ رکھنا، اللہ پاک کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے متعلق بُرا گمان جمانا یہ کافروں والا انداز ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام فیصلے اِخْلَاص کی بنیاد پر (یعنی اللہ پاک کی رضا کو پیشِ نظر رکھ کر) کریں، ہمیں چاہئے کہ ہم

\*\*\*

① ... تفسیرِ نعیمی، پارہ: 10، سورۃ انفال، زیرِ آیت: 47، جلد: 10، صفحہ: 32۔

② ... بانگِ در، صفحہ: 411۔

اپنی زندگی کے تمام فیصلے تقویٰ کی بنیاد پر کریں، اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے کریں، شریعت کے احکام کی روشنی میں (یعنی اللہ ورسول کے حکم کے مطابق) سوچ سمجھ کر کیا کریں کیونکہ جذبات میں کئے گئے فیصلے عموماً نقصان ہی کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاهِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

ہمارے زندگی میں فیصلوں کی اہمیت

**پیارے اسلامی بھائیو! Decision Making** یعنی فیصلے کرنا ہماری زندگی کا بہت اہم پہلو ہے۔ فیصلہ صرف یہ نہیں ہوتا ہے کہ فیکٹری بنانی ہے یا نہیں بنانی، کاروبار شروع کرنا ہے یا نہیں کرنا، بچوں کی شادی کرنی ہے یا نہیں کرنی۔ یہ بھی فیصلے ہیں مگر صرف یہی فیصلے نہیں ہیں، ایک تحقیق کے مطابق ایک آدمی دن بھر میں تقریباً 35 ہزار چھوٹے بڑے فیصلے کرتا ہے۔ ہم غور کریں تو ہماری پوری زندگی ہمارے فیصلوں سے ترتیب پاتی ہے۔ \* \* \* صبح ہماری آنکھ کھلی، بستر سے اٹھ جانا ہے یا دو منٹ بعد اٹھنے کا سوچ کر پھر سو جانا ہے، یہ بھی فیصلہ ہے \* \* \* ناشتہ کرنا ہے یا نہیں، یہ بھی فیصلہ ہے \* \* \* ہم بیٹھے ہیں، کھڑے ہونا ہے یا نہیں، یہ بھی فیصلہ ہے \* \* \* پیاس لگی ہے تو پانی پینا ہے یا نہیں، یہ بھی فیصلہ ہے، یوں ہم دن بھر میں ایک کے بعد ایک فیصلہ کرتے ہیں اور ہماری زندگی ہمارے انہی فیصلوں سے ترتیب پار ہی ہوتی ہے۔

ہماری زندگی میں بہت سارے فیصلے وہ ہیں جو ہماری شخصیت کی پہچان بنتے ہیں، اگر ہم اپنے آپ سے متعلق یہ سوال کریں کہ میں کون ہوں؟ اس سوال کا جواب بھی ہمارے

فیصلوں کی بنیاد پر دیا جائے گا۔ مثلاً مسجد میں اذان ہوئی، اب ہم نے فیصلہ کرنا ہے، اگر ہم نماز پڑھنے کا فیصلہ کریں گے تو ہمیں نمازی کہا جائے گا، اگر جان بوجھ کر نماز قضا کر ڈالیں گے تو گنہگار کہلائیں گے۔ اسی طرح کسی نے ہمیں تھپڑ مارا، اب ہم نے فیصلہ کرنا ہے، بدلے میں اسے دو تھپڑ مارنے ہیں یا معاف کر دینا ہے، اگر بدلے میں دو تھپڑ ماریں گے تو ہمیں غصیلا، بے صبر اور بعض صورتوں میں ظالم کہا جائے گا اور اگر ہم معاف کر دیں گے تو صبر کرنے والا، عفو و درگزر کا پیکر کہا جائے گا۔ معلوم ہوا! ہمارے فیصلے ہماری شخصیت کی پہچان ہیں۔

## فیصلہ کرنے کی 3 بنیادیں

**اے عاشقانِ رسول!** یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ فیصلہ کس بنیاد پر کرنا چاہئے؟ زندگی میں کوئی بھی فیصلہ کرنے کی 3 بنیادیں ہیں: (1): جذبات (2): عقل (3): شعور عام طور پر صرف غصے ہی کو جذباتی پن کہا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے، جذبات کی بہت اقسام ہیں \* غصہ بھی ایک جذبہ ہے \* محبت بھی ایک جذبہ ہے \* خوشی بھی ایک جذبہ ہے \* غم \* بیزاری \* مایوسی \* خوف \* حیرت \* فخر وغیرہ یہ سب جذبات ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھئے! جذبہ چاہے غصے والا ہو یا محبت والا، غم والا ہو یا خوشی والا، کسی قسم کے جذبات ہوں، کبھی بھی جذبات کی بنیاد پر فیصلے نہیں کئے جاتے کیونکہ جذبات کی بنیاد پر کئے گئے فیصلے عموماً غلط ہی ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح عقل کی بنیاد پر بھی فیصلے نہیں کئے جاتے۔ فیصلے ہمیشہ شعور کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔

## عقل اور شعور کی وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! عقل اور شعور میں کیا فرق ہے؟ آئیے! اس کو سمجھنے کی کوشش

کرتے ہیں: عقل کی دو قسمیں ہیں: **ایک عقل وہ ہے** جو فطری طور پر ہمارے اندر رکھ دی گئی ہے۔ **دوسری عقل وہ ہے** جو علم سیکھ کر علم کی روشنی سے حاصل ہوتی ہے۔ جو عقل علم سیکھنے کے بعد نصیب ہوتی ہے، اسے شعور کہا جاتا ہے۔ اسلام کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین مولانا علی مشکطی کشارضی اللہ عنہ نے اسی کو عقل مسموع کا نام دیا ہے، آپ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ الْعُقْلَ عَقْلَيْنِ | فَمَطْبُوعٌ وَ مَسْمُوعٌ (1)

یعنی میری نگاہ میں عقل کی دو قسمیں ہیں: (1): عقل مطبوع یعنی فطری عقل جو انسان کے اندر رکھ دی گئی ہے (2): عقل مسموع یعنی وہ عقل جو (علم کی باتیں) سن کر حاصل ہوتی ہے۔

ہم اپنی زندگی میں چھوٹے فیصلے کریں یا بڑے، فیصلہ ہمیشہ عقل مسموع یعنی شعور کی بنیاد پر ہی کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلَا يٰۤاَنَّ لِلّٰهِ اٰلٰيٰتٌ لَّعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١٩﴾  
 ترجمہ کنز العرفان: اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو دنیا اور آخرت کے

(پارہ: 2، سورہ بقرہ: 219-220) کاموں میں۔

آیت کریمہ میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں: (1): شریعت کے احکام کھول کر، واضح کر کے بیان کر دیئے گئے ہیں (2): تم دنیا اور آخرت کے معاملات میں غور و فکر کرو! شریعت کے احکام کھول کر بیان کر دینے کا کیا مقصد ہے؟ یہی کہ تم شریعت کے ان احکام کو سیکھو! اچھی طرح سمجھو! یہ وہ درجہ ہے جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عقل مسموع فرمایا، یا جسے شعور (یعنی علم سے ملنے والی روشنی) کہا جاتا ہے، پھر یہ آیات، شریعت کے احکام

\*\*\*  
 ①... إحياء العلوم مترجم، جلد: 1، صفحہ: 291۔

کھول کر کیوں بیان کئے گئے؟ اس میں حکمت کیا ہے؟ علامہ بقاعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس میں حکمت یہ ہے کہ تم غَوْر و فِکْر کرنے (یعنی اپنی عقلِ مَطْبُوع، وہ عقل جو فطری طور پر تمہیں عطا کر دی گئی ہے، اسے استعمال کرنے) کی عادت بنا لو! (1)

معلوم ہوا؛ ہم اپنی عقل کی لگامِ شریعت کے ہاتھ میں دے دیں، پھر شریعت کی روشنی میں ہمیں جو شُغُور ملے، جو عقلِ مَسْمُوعِ حَاصِل ہو، اس کی بنیاد پر فیصلے کریں۔ یہ ہے فیصلہ کرنے کی اَصْل بنیاد...!

## ایک حدیثِ پاک کی وضاحت

آئیے! ایک حدیثِ پاک سمجھتے ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **الصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ** صَبْرِ نِصْفِ إِيْمَانِ هـ۔ (2)

اس حدیثِ پاک میں صَبْر کی فضیلت بیان ہوئی اور بتایا گیا کہ صَبْر آدھا ایمان ہے۔ اب سمجھنا یہ ہے کہ صَبْر کسے کہتے ہیں؟ امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اِحْيَاءُ الْعُلُومِ فِي صَبْرِ سے متعلق زبردست تحقیق فرمائی، آپ فرماتے ہیں: باعِثِ دِيْنِيْ اور باعِثِ هَوَايِ كِے آپس میں مُتَقَابِلے کا نام صَبْر ہے۔ باعِثِ دِيْنِيْ یعنی نیکی کی طرف مائل کرنے والی قُوَّت اور باعِثِ هَوَايِ کا مطلب ہے؛ خواہشات کی طرف مائل کرنے والی قُوَّت۔ (3)

مثال کے طور پر ہمیں کسی نے گالی دی، اب ہمارے جذبات اُبھریں گے، دل چاہے گا کہ اس بندے کی زبان کھینچ لیں، مار مار کر اس کا حلیہ بگاڑ دیں، یہ ہے باعِثِ هَوَايِ۔ اس کے

\*\*\*

① ... تفسیر نظم الدرر، پارہ: 2، سورۃ بقرہ، زیر آیت: 219، جلد: 1، صفحہ: 417۔

② ... معجم کبیر، جلد: 4، صفحہ: 463، حدیث: 8466۔

③ ... احیاء العلوم مترجم، جلد: 4، صفحہ: 191 خلاصہ۔

برخلاف ہمارا دین ہمیں کیا کہتا ہے؟ گالی دینے والے کو معاف کر کے ثواب کمایا جائے۔ یہ ہے باعثِ دینی۔ اب ہم نے فیصلہ کرنا ہے، اگر ہم جذبات کی بنیاد پر، باعثِ ہوی کی بنیاد پر فیصلہ کریں گے تو جھگڑا بڑھے گا اور اگر ہم باعثِ دینی کی بنیاد پر فیصلہ کریں گے، جذبات کو دبا لیں گے اور دین کی بات کو ترجیح دیتے ہوئے گالی دینے والے کو معاف کر دیں گے تو یہ صبر ہے۔ کسی کے والد صاحب کا انتقال ہوا، اس کے جذبات اُبھرے، وہ غم سے نڈھال ہو گیا، اُس کا دل چاہتا ہے کہ چیخیں مار مار کر روئے، گریبان پھاڑے، واویلا مچائے مگر دین کہتا ہے: صبر کرو! آنسو بہا لو مگر گریبان مت پھاڑو، واویلا مت مچاؤ۔ اب فیصلہ کرنا ہے، اگر وہ شخص جذبات میں آکر واویلا مچائے گا، گریبان پھاڑے گا، سینہ پیٹے گا تو یہ جذباتی فیصلہ ہے اور اگر دین کی بات کو ترجیح دے گا، غم کے گھونٹ پی جائے گا، جذبات پر قابو پالے گا تو یہ شعوری فیصلہ ہے اور اسی کو صبر کہتے ہیں جسے حدیث پاک میں نصف ایمان فرمایا گیا۔

معلوم ہوا؛ فیصلہ ہمیشہ شعور (یعنی علم دین سے حاصل ہونے والی عقل کی روشنی) میں کیا جائے گا۔ باقی رہے جذبات... تو اگرچہ ہمارے ہاں لوگ جذبات میں آکر فیصلے کرتے ہیں مگر حقیقتاً فیصلے کرنے میں جذبات کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

## ہمیں جذبات کیوں عطا کئے گئے...؟

اصل میں ہمارے جو جذبات ہیں؛ مثلاً خوشی، غم، غصہ، بیزاری، محبت، پیار وغیرہ جتنی قسم کے بھی جذبات ہیں، یہ جذبات ہمیں فیصلہ کرنے کے لئے دیئے ہی نہیں گئے، یہ جذبات ہمیں وابستگی کے لئے دیئے گئے ہیں۔ ہم اس دُنیا میں جو کچھ کرتے ہیں، اس کے لئے ہمیں 2 چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے: (1): کام کرنے کا فیصلہ (2): اُس کام کے ساتھ وابستگی۔ مثلاً

مسجد میں اذان ہوئی، اب ہم نے نماز پڑھنی ہے تو سب سے پہلے ہم دل ہی دل میں فیصلہ کریں گے کہ نماز کا وقت ہو گیا، نماز پڑھنے چلو! یہ فیصلہ کر لینے کے بعد دوسری چیز جو ضروری ہے وہ ہے اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانا، نماز کے لئے چل پڑنا، مسجد میں پہنچنا، اس کام کے لئے ضروری ہے کہ ہماری اپنے فیصلے کے ساتھ گہری وابستگی ہو، اگر بالفرض ہم اپنے فیصلے کے ساتھ وابستہ نہ رہ سکتے تو ہو سکتا ہے ہم جب نماز پڑھنے جا رہے ہوں، راستے میں کوئی بُرا دوست مل جائے اور ہم اس کی باتوں میں آکر نماز قضا کر بیٹھیں یا شیطان ہمارے دل میں وسوسہ ڈالے اور ہم اپنا فیصلہ تبدیل کر لیں۔ لہذا فیصلہ کر لینے کے بعد، اُس کام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اُس کام کے ساتھ گہری وابستگی بھی ضروری ہے۔

یہ جو دوسری چیز ہے یعنی اپنے فیصلوں کے ساتھ، اپنے کام کے ساتھ، دین کے ساتھ، قرآن کے ساتھ، سنت کے ساتھ، اپنے رشتے داروں کے ساتھ، اپنے ماں باپ، اولاد وغیرہ کے ساتھ گہری وابستگی، اس کے لئے اللہ پاک نے ہمیں جذبات عطا فرمائے ہیں۔ دیکھئے! اللہ پاک نے ہمیں کان سُننے کے لئے دیئے ہیں، ہم کان کے ذریعے سو گتھ نہیں سکتے، ناک سو گتھنے کے لئے ہے، اس سے دیکھ نہیں سکتے، آنکھ دیکھنے کے لئے ہے، اس سے ہم کھا نہیں سکتے۔ اسی طرح فیصلہ کرنے کے لئے شعور دیا گیا ہے، ہم جذبات کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کر سکتے، ہم جو بھی فیصلہ اپنے شعور سے کریں گے، وہ شعوری فیصلہ کہلائے گا، اگر ہم جذبات کی بنیاد پر فیصلہ کریں گے، شعور کو پیچھے کر دیں گے تو اسے جذباتی فیصلہ کہا جائے گا جو عموماً ہمیں غلط راستے کا مُسافر بنا دیتا ہے۔

## جذباتی پن کے نقصانات

ایک ماہرِ نفسیات جس نے کئی سال مسلسل جذبات (*Emotions*) کے متعلق تحقیق کی، جب اس کی تحقیق مکمل ہو گئی تو اس نے ایک کتاب لکھی، اس ماہرِ نفسیات کی پوری تحقیقات کا حاحاصل اور خلاصہ وہ اس کی کتاب کا ایک خوبصورت جملہ ہے، اس نے کہا: میں نے اب تک جتنی تحقیق کی ہے، اس کے مطابق میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ انسان نے جب بھی جذبات کی بنیاد پر فیصلہ کیا ہے تو اسے پچھتانا ہی پڑا ہے۔

یہ حقیقت ہے، انسان جب بھی جذبات میں آکر فیصلہ کرتا ہے تو اسے پچھتانا ہی پڑتا ہے۔ اس دُنیا میں انسان نے جو سب سے پہلا گناہ کیا، وہ بھی جذبات ہی کی بنیاد پر کیا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

دُنیا کا پہلا قتل کب اور کیسے ہوا...؟

حضرت ہانبل رَحِمَهُ اللهُ عَلَیْہِ اور قاتیل دونوں بھائی تھے، قاتیل کو حضرت ہانبل رَحِمَهُ اللهُ عَلَیْہِ سے کچھ اختلاف تھا، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس اختلاف کو ختم کرنے کے لئے انہیں بارگاہِ الہی میں قربانی پیش کرنے کا حکم دیا۔ اس زمانے میں جو قربانی قبول ہوتی تھی، آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھا لیا کرتی تھی۔ چنانچہ قاتیل نے بھی قربانی دی اور حضرت ہانبل رَحِمَهُ اللهُ عَلَیْہِ نے بھی قربانی پیش کی۔ حضرت ہانبل رَحِمَهُ اللهُ عَلَیْہِ کی قربانی قبول ہوئی اور قاتیل کی رد کر دی گئی۔ اب قاتیل کو چاہئے تھا کہ عقل سے کام لیتا، غور و فکر کرتا، سوچتا کہ آخر میری قربانی کیوں قبول نہ ہوئی، اس میں ضرور میری کوئی خامی ہوگی مگر اس نے جذباتی فیصلہ کیا اور حضرت ہانبل رَحِمَهُ اللهُ عَلَیْہِ کو دھمکی دیتے ہوئے بولا:

لَا قُتِلْتُمْ ۗ (پارہ: 6، سورۃ المائدہ: 27) | ترجمہ کنز الایمان: قسم ہے میں تجھے قتل کر دوں گا۔ یہ تھا قاتیل کا جذباتی فیصلہ! اس پر حضرت ہابیل رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے کمالِ حِلْم کا مظاہرہ کیا اور اطمینان سے فرمایا:

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۖ (پارہ: 6، سورۃ المائدہ: 27) | ترجمہ کنز العرفان: اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے۔

آخر قاتیل کو سمجھ نہ آئی، یہ جذبات میں بے قابو ہوا اور غصے، حسد اور بغض کا شکار ہو کر اس بد بخت نے حضرت ہابیل رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو شہید کر ڈالا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۖ (پارہ: 6، سورۃ المائدہ: 30) | ترجمہ کنز العرفان: تو اس کے نفس نے اسے اپنے بھائی کے قتل پر راضی کر لیا تو اس نے اسے قتل کر دیا پھر وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

حدیث پاک میں ہے: قیامت تک جتنے قاتل ہوں گے، اُن سب کو بھی گناہ ہو گا اور قاتیل کے اعمال نامے میں بھی اُس کا گناہ لکھا جائے گا کہ اُس نے ہی قتل کی ابتدا کی۔<sup>(1)</sup>

## جذباتی پن کا نتیجہ: پچھتاوا

**پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے جذباتی فیصلوں کا نقصان...! قاتیل نے جذبات میں آکر ناحق قتل کا گناہ اپنے سر لیا، نتیجہ کیا نکلا...؟ پچھتاوا۔ ❀ ہمارے ہاں لوگ بات بات پر جھگڑ پڑتے ہیں، نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ پچھتاوا ❀ سڑک پر ٹریفک کارش زیادہ ہو، یا کسی وجہ سے ٹریفک جام ہو جائے تو بعض لوگ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں ❀ راہ چلتے ہوئے کوئی اچانک ٹکر اجائے

\*\*\*

①... بخاری، کتاب: احادیث الانبیاء، صفحہ: 849، حدیث: 3335۔

تو دونوں کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے، نتیجہ: پچھتاوا ❀ کئی نوجوان جذباتی پن کی وجہ سے اپنے سیٹھ یا مینیجر (Manager) وغیرہ سے الجھ جاتے ہیں اور ذرا سی بات پر اچھی بھلی ملازمت کو لات مار کر چلے جاتے ہیں، پھر دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ نتیجہ: پچھتاوا ❀ بعض نادان نوجوان والدین کی کسی بات پر ناراض ہو کر جذباتی فیصلے کرتے ہیں اور گھر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، نتیجہ: پچھتاوا ❀ عموماً ایسے نوجوان جرائم پیشہ افراد کے چنگل میں جا پھنستے ہیں اور جب انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے، اب ان کے پاس کیا بچتا ہے: پچھتاوا۔ ❀ لوگ معمولی باتوں پر جذبات میں آکر قتل کر ڈالتے ہیں، سامنے والا اپنی جان سے جاتا ہے اور یہ خود جیل کی چکی پیستے ہیں۔ ہاتھ کیا آتا ہے: پچھتاوا۔

## معاشرے میں جذباتی پن کی بڑھتی ہوئی شرح

اے عاشقانِ رسول! اب ہمارے معاشرے میں جذباتی فیصلوں کا رجحان دن بہ دن بڑھتا ہی جا رہا ہے، علمِ دین سے دُوری ہے، شریعت کے احکام کی معلومات نہ ہونے کے برابر ہے، قرآنِ کریم سمجھنا تو دُور کی بات دیکھ کر پڑھنا بھی نہیں آتا، ظاہر ہے جب شریعت کی معلومات ہی نہیں ہیں تو شریعت کے مطابق فیصلے کیسے کئے جائیں گے؟ لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو محض جذباتی فیصلے کرتے اور نقصان اٹھاتے رہتے ہیں ❀ مختلف رپورٹس کے مطابق سن 2021 میں سنگین جرائم میں 25 فیصد اضافہ ہوا، اس سال کے صرف ابتدائی 4 ماہ میں تقریباً 1232 افراد قتل کئے گئے ❀ گزشتہ 2 سالوں میں پاکستان میں خودکشی کی شرح 3 فیصد سے بڑھ کر 8 فیصد تک پہنچ گئی ❀ ایک رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر ہر 40 سیکنڈز میں ایک شخص خودکشی کرتا ہے ❀ اسی طرح طلاق کے کیسز میں بھی دن بہ دن اضافہ ہو

رہا ہے، سن 2019 اور 2020 میں صرف پاکستان کے ایک شہر کراچی میں تقریباً 15 ہزار طلاق کے کیسز رپورٹ ہوئے۔ ❀ اسی طرح بچوں اور بیچیوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنانے کے کیسز بھی آئے اور یہ روز بڑھتے جا رہے ہیں۔

ہمارے معاشرے کا یہ سیاہ پہلو، یہ سنگین جرائم کیا ہیں؟ اگر ان کا بغور جائزہ لیا جائے تو اصل بنیاد جذباتی فیصلے ہی نکلیں گے۔ ❀ قتل ناحق کی بڑی وجہ غصہ ہے۔ ❀ طلاق بھی عموماً غصے ہی میں دی جاتی ہے، لوگ سوچتے نہیں ہیں، سمجھتے نہیں ہیں، بس غصے میں آکر طلاق دے ڈالتے ہیں اور لمحہ بھر میں گھرا جڑ جاتا ہے، بچے بے چارے ماں، باپ دونوں سے یا ایک سے محروم ہو جاتے ہیں، ان کا مستقبل داؤ پر لگ جاتا ہے۔ ❀ خود کشی بھی ایک جذباتی فیصلہ ہی ہے، غزبت ہوتی ہے، دُکھ، دُرد، غم، پریشانیاں آتی ہیں، گھر میں کسی سے لڑائی ہو جاتی ہے تو لوگ جذبات میں آکر خود کشی کی راہ لیتے ہیں، خود بھی حرام موت مرتے ہیں اور اپنے رشتے داروں کو بھی بڑا غم دے جاتے ہیں۔ ❀ ہمارے ہاں لوگ کسی کی غلطی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ ❀ بچہ غلطی کرتا ہے، والدین طیش میں آکر مار دھاڑ پر اتر آتے ہیں، نتیجہ بچوں کی نفسیات پر بُرا اثر پڑتا ہے، بچے ضدی ہو جاتے ہیں، اُن کی تربیت اچھی نہیں ہو پاتی، اس کی وجہ جذباتی پن۔ ❀ گلی میں، سڑک پر بے توجہی میں کوئی کسی سے ٹکرا جائے تو لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا ہے، اس کی وجہ جذباتی پن۔ ❀ خلاف مزاج بات سُن کر طینش میں آجانا۔ ❀ بات بات پر غصے ہونا۔ ❀ چڑچڑاپن۔ ❀ کوئی بُرا کہے تو بدلے کی آگ میں گالی گلوچ شروع کر دینا، یہ سب کیا ہے؟ جذباتی پن ہے۔ ❀ ہمارے یہی جذباتی فیصلے ہمارے کردار کو داغ دار کر ڈالتے ہیں۔ ❀ جذباتی فیصلے کاروباری نقصان کا سبب بنتے ہیں۔ ❀ جذباتی فیصلوں کی وجہ سے

گھرا جڑ جاتے ہیں ❀ جذباتی فیصلوں کی وجہ سے قتل و غارت گری ❀ لڑائی جھگڑے بڑھتے اور معاشرے کا امن و سکون تباہ ہو جاتا ہے۔

بے حیائی عام ہے، جہالت عام ہے، لڑکا لڑکی آپس میں گندے، گناہوں بھرے عشق میں مبتلا ہوتے ہیں، گناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے، چکر بازیاں چلتی ہیں، بعض دفعہ گھر سے بھاگتے اور کورٹ میرج کی راہ لیتے ہیں، پھر جو عورتیں نیلام ہوتی ہیں، دو خاندانوں کی جنگ چھڑتی ہے، بعض دفعہ تو لڑکے کا عشق مجازی والا یہ جذباتی فیصلہ دو گھرانوں کی خاندانی دشمنی کا سبب بن جاتا ہے اور اس کی وجہ سے نسل در نسل لڑائیاں، جھگڑے اور قتل تک چلتے رہتے ہیں۔ کئی دفعہ دریاؤں وغیرہ میں لاوارث لاشیں ملتی ہیں، کسی کا بھائی غیرت کے نام پر اُسے قتل کر ڈالتا ہے، کوئی لڑکے لڑکیوں کے چکر میں مبتلا نادان عاشق خود دریا میں کود کر اپنی جان لے لیتا ہے بلکہ عشق مجازی تو جذباتی پن کا وہ خطرناک ترین انداز ہے جو بعض اوقات ایمان لیوا بھی ثابت ہوتا ہے، کتنے ایسے نادان عاشق ہیں جو عشقِ مجازی کے چکروں میں کفر کی اندھی وادی میں جا گرتے ہیں۔

### گندے جذبات نے کفر تک پہنچا دیا

علامہ ابن جوزی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نقل فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا، جو سمندر کے کنارے تنہائی میں رہ کر عبادت کیا کرتا، اس کا معمول تھا کہ دن بھر روزہ رکھتا اور ساری رات نفل پڑھا کرتا۔ یہ 3 سو سال تک یوں ہی تنہائی میں عبادت کرتا رہا مگر آہ! پھر یہ عشقِ مجازی کی آفت میں مبتلا ہوا اور جذبات کے ہاتھوں مجبور ہو کر دینِ حق سے بھٹکا اور کفر کے

گڑھے میں جاگرا۔ (1)

**اے عاشقانِ رسول!** مقامِ عبرت ہے...! غور فرمائیے! عشقِ مجازی جو عموماً شہوانی جذبات ہی پر مبنی ہوتا ہے، اس آفت میں مبتلا ہو کر ایک عبادت گزار اپنی 30 سال کی عبادت برباد کر بیٹھا اور کفر کے گڑھے میں جا پڑا۔ یہیں سے اندازہ لگائیے! کہ اپنے جذبات پر قابو رکھنا، زندگی کے ہر موڑ پر سوچ سمجھ کر، قرآن و سنت کی روشنی میں، شعوری فیصلے کرنا کس قدر ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

**جذبات میں آکر فیصلے مت کیجئے!**

**پیارے اسلامی بھائیو!** اب یہاں ایک اور بات ذرا توجُّہ سے سمجھنے کی ہے۔ وہ یہ کہ ہمارے اندر پایا جانے والا کوئی جذبہ اپنی ذات کے اعتبار سے، اپنے وجود کے اعتبار سے ہرگز نقصان دہ نہیں ہے۔ ہاں! بعض وہ جذبات جو آہستہ آہستہ باطنی بیماری کا روپ دھار لیتے ہیں، وہ ضرور نقصان دہ ہیں جیسے: تکبر ہے، فخر و غرور ہے، خود پسندی ہے، یہ وہ باطنی بیماریاں ہیں جو ابتدا میں عموماً ایک جذبے کے طور پر ہمارے اندر ظاہر ہوتی ہیں لیکن اگر ہم ان جذبات کو اپنے اندر جمائیں مثلاً کسی کو تکبر والا خیال آیا اور اُس نے اس خیال کو جمالیا اور بار بار جماتا رہا تو اب یہ باطنی بیماری بن جائے گی۔ اس کو سادہ مثال سے یوں سمجھئے کہ جیسے ہائی بلڈ پریشر ایک مرض ہے، اگر کسی شخص کا بلڈ پریشر عام طور پر بڑھتا نہیں ہے مگر کبھی کھانے پینے کی بے احتیاطی کی وجہ سے اُس کا بلڈ پریشر بڑھ گیا تو اسے ہائی بلڈ پریشر کا مریض نہیں کہا جائے

\*\*\*

①... دُئِمُّ الْهُوٰی، صفحہ: 347۔

گا، ہاں! اگر وہ کھانے پینے میں مسلسل بے احتیاطی کرتا رہے اور اس کا بلڈ پریشر روٹین میں بڑھنے لگ جائے تو اب اسے ہائی بلڈ پریشر کا مریض کہا جائے گا۔ یہی حال جذبات کا بھی ہے، کوئی بھی جذبہ جب پہلے پہل ہمارے اندر اُبھرتا ہے تو عموماً وہ 12 منٹ کے لئے ہوتا ہے، اگر کوئی اس جذبے کو اپنے اوپر اُڑھ لے، بار بار اس جذبائی خیال کو جھمکتا رہے تو اب یہ جذبہ اگر منفی (Negative) ہو تو باطنی بیماری کا رُوپ بھی دھار سکتا ہے۔

بہر حال! جب تک جذبات باطنی بیماری کا رُوپ نہ دھار لیں، اس وقت تک ذاتی طَوْر پر جذبات نقصان دہ نہیں ہوتے بلکہ ایک حد تک یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جذبات انسان کا خاصہ ہیں، رُبوٹ (Robot) اور انسان میں بنیادی فرق ہی جذبات کا ہوتا ہے، رُبوٹ میں جذبات نہیں ہوتے، وہ ایک مشین ہے، نہ اسے غُصّہ آتا ہے، نہ کسی سے نفرت ہوتی ہے، نہ محبت ہوتی ہے۔ یہ اللہ پاک کی تخلیق کا کمال ہے کہ اللہ پاک نے مٹی سے انسان بنا کر جہاں اُس میں بہت ساری خصوصیات رکھی ہیں، وہیں انسان میں جذبات بھی رکھے ہیں۔ لہذا ذاتی طَوْر پر جذبات فائدہ مند ہی ہوتے ہیں۔ ہاں! نقصان اُس وقت ہوتا ہے جب ہم جذبات کے زیرِ اثر فیصلہ کرتے ہیں، اَصْل میں جذبائی پَن اسی کو کہا جاتا ہے یعنی جذبات کے زُریرِ اثر فیصلہ کرنا۔ لہذا اپنی زندگی کا یہ اُصول بنا لیجئے کہ جب مجھ پر جذبات کا غلبہ ہو، اس وقت میں نے کوئی فیصلہ نہیں کرنا۔

## جذبات پر قابو رکھنا بھی ایک ذہانت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے IQ اور EQ کے الفاظ سُننے ہوں گے، آئیے ان کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں: IQ: (Intelligence Quotient) ذہنی صلاحیت کو کہتے ہیں جس کے

ذریعے کوئی شخص اپنے پاس موجود معلومات کے ذریعے مسائل کا حل اور آئندہ کالائج عمل (Action Plan) پیش کرتا ہے اور اسی بنیاد پر اس کی ذہانت کا اندازہ لگایا جاتا ہے جبکہ EQ: (Emotional Quotient) دراصل ایمووشنل انٹیلی جینس (Emotional Intelligence) کو کہتے ہیں جس کا مطلب ہے اپنے جذبات کو مثبت انداز میں قابو میں رکھنے کی صلاحیت۔

## بزرگانِ دین کا اپنے جذبات پر کنٹرول

**پیارے اسلامی بھائیو!** اس سے پتا چلتا ہے کہ زندگی کے سرف میں کامیابی کے لئے اپنے جذبات پر قابو رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ الحمد للہ! ہمارے اسلاف (بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندوں) نے کامیاب ترین زندگیاں گزاری ہیں، ان کی کامیابی میں بھی بڑا کردار E.Q (یعنی جذبائی ذہانت) کا ہے، ہمارے بزرگانِ دین اپنے جذبات پر قابو رکھتے تھے، کوئی انہیں جذبائی کرنے کی کوشش بھی کرتا تو جذبائی نہیں ہوا کرتے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے دورِ خلافت کا واقعہ ہے، ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے سخت کلامی کی (یعنی بُرا بھلا کہا) تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے سر جھکا لیا اور فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے غصہ آجائے اور شیطان مجھے حکومت کے غرور میں مبتلا کرے اور میں تمہیں ظلم کا نشانہ بناؤں اور قیامت کے دن تم مجھ سے اس کا بدلہ لو...! مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ فرما کر خاموش ہو گئے۔

**اللہ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو!** غور کیجئے! وہ شخص جو کمزور ہو، جس کے پاس عہدہ نہ ہو، طاقت نہ ہو، اس کے لئے بھی اپنے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہوتا ہے، ہمارے ہاں توجو ہاتھ کا استعمال نہیں کرپاتا وہ زبان سے گالیاں نکالتا ہے، جو زبان بھی نہیں چلا سکتا، وہ دل ہی

دل میں کڑھتا رہتا ہے مگر قربان جائیے! حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا E.Q (یعنی جذبات پر قابو) کتنا اعلیٰ تھا، آپ خلیفہ ہیں، اُمَیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ہیں، آپ کے پاس طاقت ہے، قُوَّت ہے، اس حال میں ایک شخص آکر آپ کو بُر بھلا کہتا ہے، آپ کے جذبات اُبھارنے کی کوشش کرتا ہے مگر آپ اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہیں اور خاموشی اختیار فرماتے ہیں۔ یقیناً یہ بہت بڑا کمال ہے اور یہ ہمارے بزرگوں کی زندگی کا وہ راز ہے جو انہیں ہر جگہ باکمال رکھتا تھا، اب ہم ذرا غور کریں، ہمارے ہاں شوہر کو غُصَّہ آتا ہے، وہ آپے سے باہر ہو کر بعض دفعہ طلاق ہی دے ڈالتا ہے، استاد کو غُصَّہ آتا ہے تو بعض اساتذہ آپے سے باہر ہو کر طلباء کو ایسی سخت سزائیں دیتے ہیں کہ... بس اللہ پاک کی پناہ! اسی طرح سیٹھ صاحب کو غُصَّہ آتا ہے تو نوکر کی خیر نہیں ہوتی، والد صاحب کو غُصَّہ آتا ہے تو بچوں کی خیر نہیں ہوتی، غرض؛ لوگوں کی بڑی تعداد ہے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھتے، ناک بھنویں چڑھا کر، آنکھیں دکھا کر، زبان سے، ہاتھوں سے، بس کسی نہ کسی طرح غُصَّے کا اظہار کر کے ہی دم لیتے ہیں اور بعض دفعہ بڑا نقصان اٹھاتے ہیں، حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا مبارک انداز کیا تھا! آپ غُصَّہ دلانے والی بات سُن کر کچھ دیر خاموش ہو گئے، ہمیں بھی چاہئے کہ جب کوئی غُصَّہ دلانے والی بات سُنیں، دیکھیں تو خاموشی اختیار کریں، اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کریں، جذبات بھی اللہ پاک کی بڑی نعمت ہیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کا دُرُست استعمال کریں۔

### جذباتی پن کے 3 علاج

پیارے اسلامی بھائیو! **جذباتی پن** زیادہ تر غُصَّے کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: غُصَّے کا علاج اور اس مُعَالَجے میں محنت و مشقت برداشت کرنا (کئی

صورتوں میں) فرض ہے کیونکہ اکثر لوگ غُصَّے ہی کے باعث جہنم میں جائیں گے۔<sup>(1)</sup>  
 غُصَّے کے علاوہ بھی جذبائی پَن کی بہت صورتیں ہیں۔ آئیے! جذبائی پَن سے بچنے کے  
 چند طریقے سنتے ہیں:

## (1): غُصَّے والے جذبائی پَن کا علاج

اگر غُصَّے کی صورت میں جذبات اُبھرتے ہوں تو ان طریقوں سے اس کا علاج کیا جاسکتا  
 ہے مثلاً جب غُصَّہ آئے: (1): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھیے (2): لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا  
 بِاللّٰهِ پڑھ لیجئے (3): چُپ ہو جائیے (4): وُضُو کر لیجئے (5): ناک میں پانی چڑھا لیجئے (6): کھڑے  
 ہیں تو بیٹھ جائیے (7): بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیے (8): جس پر غُصَّہ آرہا ہے، اس کے سامنے سے  
 ہٹ جائیے۔<sup>(2)</sup>

غُصَّے کے علاج سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا  
 ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ کا رسالہ **غُصَّے کا علاج** پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

## (2): اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے...!

بخاری شریف کی بہت مشہور حدیثِ پاک ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔<sup>(3)</sup>

نیتِ دل کے ارادے کا نام ہے اور اس حدیثِ پاک میں نیت کی اہمیت کو بیان کیا گیا

\*\*\*

①...کیمیاۓ سعادت، صفحہ: 473۔

②...غصے کا علاج، صفحہ: 31۔

③...بخاری، کتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

ہے۔ اگر ہم اس ایک حدیث پاک کو اپنی زندگی میں نافذ کر لیں تو یقین کیجئے! ہم جذباتی فیصلوں سے بہت حد تک بچ جائیں گے۔

نبیّتِ اُصل میں ایک بیداری ہے۔ شاید ہم میں سے بہت ساروں کی زندگی میں ایسے لمحات آئے ہوں گے کہ بچپن میں جب ہم رات کو کھیلتے کھیلتے پا پڑھتے پڑھتے سو جایا کرتے تھے تو ہماری والدہ ہمیں بازو سے پکڑ کر بٹھادیتی تھیں اور دودھ کا گلاس ہاتھ میں دے کر پیرا سے کہتی تھیں: بیٹا! دودھ پئے بغیر ہی سو گئے ہو، یہ لو! دودھ پی لو۔ ہم والدہ کی آواز کو سنتے تھے، سمجھتے تھے اور دودھ کا گلاس اپنے ہاتھ میں پکڑ کر پی لیا کرتے تھے مگر صبح اُٹھتے تھے تو ایک خواب سا لگتا تھا کہ ہم نے رات دودھ پیا تھا۔ ماہرینِ نفسیات کا کہنا ہے کہ اس دُنیا میں انسان بہت سارے کام ایسی ہی غنودگی کی کیفیت میں کر رہا ہوتا ہے، بالخصوص جب ہمارے شعور پر جذبات کا غلبہ ہوتا ہے، اُس وقت ہم گویا سوئے ہوتے ہیں، جس طرح بچپن میں والدہ جب دودھ کا گلاس دیتی تھیں تو نیند کی حالت میں بھی ہمارے حواس اتنے بحال ہوتے تھے کہ وہ گلاس ہمارے ہاتھ سے چھوٹ کر گرتا نہیں تھا، ہم دودھ کا گلاس ناک یا کان کو نہیں لگاتے تھے بلکہ سیدھا منہ کو ہی لگایا کرتے تھے، بعض دفعہ والدہ کو شکر یہ بھی بول دیتے تھے، اسی طرح جب ہم پر جذبات کا غلبہ ہوتا ہے، اس وقت ہمارا شعور جذبات کے نیچے دب جاتا ہے، ہم دُرست سوچ نہیں پاتے، مُعاملے کی نزاکت کو سمجھ نہیں پاتے، یک دم آپے سے باہر ہو جاتے ہیں، مثلاً جیسے ہی کوئی گالی دیتا ہے تو ہم غصے میں لال پیلے ہونے لگتے ہیں، جب کوئی خوشخبری ملتی ہے تو ہم خوشی سے اچھل پڑتے ہیں، گویا کہ ہمارے جذبات ہمیں کان سے پکڑ کر چلا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت صرف ضرورت ہوتی ہے شعور کو جگانے کی، شعور جو جذبات کے نیچے دب گیا ہے، اسے جذبات کے نیچے سے نکالنے کی۔

اب نیت کو سمجھئے! نیت کیا ہوتی ہے: جب بھی ہم کوئی کام کرنے لگیں، دل سے اُس کام کی جانب متوجہ ہو جانے کا نام نیت ہے۔ کسی بھی کام سے متعلق نیت کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ہم اُس کام کے اچھے، بُرے پہلوؤں کو سامنے لائیں، چند سیکنڈ کے لئے سوچ لیں کہ یہ کام کرنے سے مجھے کوئی دینی یا دنیوی فائدہ ہو گا یا نہیں، پھر اس فائدے کو دل میں حاضر رکھ کر وہ کام کیا جائے۔ نیت کرنے کا یہی عمل جب ایک مسلمان کرتا ہے تو اُس کا ایمان یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ دینی اور اُخروی فائدے کو ترجیح دے اور یہ بات یعنی کوئی بھی کام کرنے میں دینی اور اُخروی پہلو کو ترجیح دینا اور دل سے اُس پہلو کی طرف متوجہ ہو کر وہ کام کرنا، اسی کو اچھی نیت کہا جاتا ہے۔ لہذا اگر ہم اچھی اچھی نیتیں کرنے کا اپنا معمول بنالیں تو **إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْكَرِيمُ!** اس کی برکت سے جب کبھی ہم پر جذبات کا غلبہ ہو کرے گا تو اچھی نیت کرنے کی یہ عادت کام آئے گی اور ہمیں جذبات میں بے قابو ہو کر غلط فیصلے کرنے سے کافی حد تک محفوظ رکھے گی۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْكَرِيمُ!**

آج کے فتنوں بھرے دور میں الحمد للہ! نیک اور باکردار بننے کا جو نسخہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے عطا فرمایا ہے، یعنی: نیک اَعمال کا رسالہ۔ اس میں سب سے پہلا نیک عمل بھی یہی ہے: کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ نیک اور جائز کاموں سے پہلے کم از کم ایک اچھی نیت کی؟ اللہ پاک ہم سب کو اچھی اچھی نیتوں والے اس نیک عمل کو بلکہ سارے نیک اَعمال کو اپنی زندگی میں نافذ کر لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ عَلَی مُحَمَّد

### (3): اپنے خیالات بدلنے...!

حضورِ غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ **فَتْوَحُ الْغَيْبِ** میں فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر، ہر حال میں 3 باتیں لازم ہیں: (1): شریعت کے احکام پر عمل کرے (2): جن کاموں سے شریعت نے منع کیا، ان سے بچتا رہے (3): تقدیر پر ہمیشہ راضی رہے۔

یہ فرمانے کے بعد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: **فَلْيُحَدِّثْ بِهَا نَفْسَهُ** ان 3 باتوں سے متعلق اپنے آپ سے باتیں کرتا رہے۔ (1) یعنی ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان 3 باتوں کو اپنے خیالات کا حصہ بنالے۔

حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا یہ جو جملہ ہے، یہ بہت کمال کا ہے۔ اس کو اگر ہم اپنی زندگی میں نافذ کر لیں تو ان شاء اللہ الکریم! جذباتی فیصلوں سے بہت حد تک بچ جائیں گے۔ اصل میں ہمارے جو جذبات ہیں، یہ ہمارے خیالات کا سایہ ہوتے ہیں، یعنی ہمارے ذہن میں جس طرح کے خیالات آتے ہیں، اسی طرح کے ہمارے جذبات ابھرتے ہیں۔ فرض کیجئے! دنیا کے کسی کونے میں بیٹھا کوئی بندہ ہماری بُرائی بیان کر رہا ہے، اس کی آواز ہم تک نہیں پہنچ رہی، نہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ ہمیں بُرا بھلا کہہ رہا ہے، کیا ہمیں غصہ آئے گا؟ نہیں آئے گا۔ غصہ کب آتا ہے، جب ہمیں اُس کے الفاظ سنائی دیتے ہیں یا ہمیں خبر ملتی ہے کہ فلاں نے مجھے بُرا بھلا کہا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم یہ الفاظ سنتے ہیں تو دماغ میں خیالات پیدا ہوتے ہیں اور ان خیالات کے نتیجے میں جذبات ابھرتے ہیں۔ حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نصیحت فرما رہے ہیں کہ ہر مسلمان کو چاہئے اپنے خیالات پر 3 باتوں کو سوار کر لے (1): میں نے شریعت کے حکم پر عمل کرنا ہے (2): شریعت نے جس کام سے منع کیا ہے، اس سے

\*\*\*  
①... فتوح الغیب، صفحہ: 9، ملقطاً۔

رُکنا ہے (3): تقدیر پر راضی رہنا ہے۔

جب ہمارے خیالات پر ہر وقت یہی 3 باتیں سوار رہیں گی تو اس کی برکت سے جو بھی نئے اور جذبائی خیالات آئیں گے تو ہمارے یہ والے شریعت سے متعلق خیالات اُن جذبائی خیالات کو دبا دیں گے اور نتیجہً ہم جذبات میں آنے سے اور جذبائی فیصلوں سے کافی حد تک محفوظ ہو جائیں گے۔ معلوم ہو جذبائی پَن سے اور جذبائی فیصلوں سے بچنے کا آسان ترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم اپنی سوچ کو بدل لیں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

## 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگائیں

**پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں عملاً حصہ لیجئے! دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک کام ہے: فجر کے لئے جگائیں۔** نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگانا آخری نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سُنَّت ہے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ کثیر عاشقانِ رسول اس مبارک سُنَّت پر عمل کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اللہ کرے ہم بھی اپنے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اس پیاری پیاری سُنَّت پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کریں، **اِنَّ شَاءَ اللهُ الْكَرِيم!** دین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

## کلمہ پاک کا وِرد کرنے لگے

دیپال پُور (ضلع اوکاڑہ، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میرے چچا محمد رفیق عطاری دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ

بِرُكَاثَتِهِمُ الْعَالِيَةِ کے مرید تھے، لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانان کا معمول تھا، صبح جلدی اٹھ کر دُور دُور تک جاتے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگایا کرتے تھے، اس عادت کی بنا پر سارے دیپالپور میں مشہور تھے، ایک مرتبہ فیصل آباد سے واپس گھر آرہے تھے، نمازِ عشاء کا وقت ہوا تو گاڑی روک کر نماز ادا کی اور دوبارہ سفر پر روانہ ہوئے، گاڑی اپنی رفتار سے جا رہی تھی، اچانک چچا محمد رفیق عطاری نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا اور فرمایا: سب کلمہ پڑھو، سبھی نے کلمہ پڑھا، تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک گاڑی کو زوردار جھٹکا لگا اور گاڑی کھائی میں جا گری، اس خطرناک حادثے میں میرے چچا محمد رفیق عطاری کو شدید زخم آئے، سخت تکلیف کے باوجود ان کی زبان پر کلمہ شریف جاری تھا اور **مَا شَاءَ اللهُ!** قسمت دیکھئے! کلمہ پڑھتے پڑھتے ہی دُنیا سے رخصت ہو گئے۔<sup>(1)</sup>

فضل و کرم جس پر بھی ہوا، لب پر مرتے دم کلمہ | جاری ہوا، جنت میں گیا، لآلِئَةَ اِلَآهِ اللهُ  
**صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْب! صَلَّوْا اللهُ عَلٰى مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّوْا اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔<sup>(2)</sup>

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

\*\*\*

①... حیرت انگیز حادثہ، صفحہ: 25-

②... مشکوٰۃ، کتاب: الایمان، باب: الاعتصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175-

## گھر میں آنے جانے کی 12 سنتیں اور آداب

**فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:** جو اپنے گھر میں داخل ہو اور سلام

کرے تو اللہ پاک اس کا ضامن ہے (کہ اگر وہ زندہ رہے تو رزق دیا جائے اور وفات پائے تو اللہ پاک اسے جنت میں داخلہ عطا فرمائے)۔<sup>(1)</sup>

**(1):** جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ! اس دعا کو پڑھنے کی برکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے

حفاظت ہوگی اور اللہ پاک کی مدد شامل حال رہے گی **(2):** گھر میں داخل ہونے کی دُعا: اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا

تَوَكَّلْنَا۔ دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرے

اس کے بعد سُورَةُ الْاِخْلَاصِ شریف پڑھے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ! روزی میں برکت، اور گھریلو

جھگڑوں سے بچت ہوگی **(3):** اپنے گھر میں آتے جاتے محارم و مُحَرَّمَات (مثلاً ماں، باپ، بھائی،

بہن، بال، بچے وغیرہ) کو سلام کیجئے **(4):** اللہ پاک کا نام لئے بغیر مثلاً بِسْمِ اللّٰهِ کہے بغیر جو گھر میں

داخل ہوتا ہے شیطان بھی اس کے ساتھ داخل ہوتا ہے **(5):** اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر)

میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ فرشتے اس

سلام کا جواب دیں گے یا اس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ

وَآلِہٖ وَسَلَّم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے **(6):** جب کسی کے

گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ **(7):** اگر

\*\*\*

① ... صحیح ابنِ جَبَّان، کتاب: البر والاحسان، صفحہ: 250، حدیث: 499۔

داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کی وجہ سے گھر والوں نے اجازت نہ دی ہو (8): جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنت یہ ہے کہ پوچھے کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے، نام بتانے کی بجائے اس موقع پر **مدینہ!، میں ہوں!**، **دروازہ کھولو!**، وغیرہ کہنا سنت نہیں (9): جو اب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10): کسی کے گھر جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہذا بالکنی سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ دوسروں کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11): کسی کے گھر جائیں تو اس کے انتظامات پر تنقید نہ کریں اس سے گھر والوں کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12): واپسی پر اہل خانہ کے حق میں دُعا بھی کریں اور شکر یہ بھی ادا کریں اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی رسالہ وغیرہ بھی تحفہ پیش کریں۔ (1)

سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبہ المدینہ کی **بہار شریعت** جلد: 3، حصہ: 16، اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ کا 916 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر اسفر بھی ہے۔

<p>سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو</p>	<p>لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو</p>
--------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

\*\*\*

1... 550 سنتیں اور آداب، صفحہ: 11-13۔

صَلِّ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے  
6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَمِينِ

اَلْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَلِيْلِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔<sup>(1)</sup>

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>(2)</sup>

﴿3﴾ رَحمت کے ستر (70) دروازے

\*\*\*

①...أَفْضَلُ الصَّلَاةِ، صفحہ: 151، خلاصہ۔

②...أَفْضَلُ الصَّلَاةِ، صفحہ: 65۔

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے اُس پر رُحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔<sup>(1)</sup>

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً ذَاكَمَّةٍ بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ  
عَلَامَهُ أَحْمَدُ صَائِلِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَعْضُ بُرُغُوكُنَّ مِنْ نَفْلِ كَرَمَتِكَ هِيَ: اِسْ دُرُودِ شَرِيفِ كُو اِيك

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔<sup>(2)</sup>

﴿5﴾ قَرَبِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّيقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پَاك پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔<sup>(3)</sup>

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ التَّقْوَى الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شَفَاعَةِ اُمِّمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا عِظْمَتِ وَالَا فَرْمَانِ هِيَ: جُو شَخْصِ اِيُونِ دُرُودِ پَاكِ پڑھے، اُس

\*\*\*

①... قَوْلِ الْبَدْرِ، بَابِ ثَانِي، صَفْحَةُ: 277-

②... أَفْضَلُ الصَّلَاةِ، صَفْحَةُ: 149-

③... قَوْلِ الْبَدْرِ، بَابِ اَوَّلِ، صَفْحَةُ: 125-

کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔<sup>(1)</sup>

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَبَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس

کو پڑھنے والے کے لئے 70 فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔<sup>(2)</sup>

## ﴿2﴾ گویا شبِ قَدْر حاصل کر لی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(حلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں

اور عظمت والے عرشِ کبارت)

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شبِ

قَدْر حاصل کر لی۔<sup>(3)</sup>



①... الترغيب والترهيب، كتاب الذكر والدعاء، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30-

②... جَمْعُ الذُّوَادِ، كِتَابُ الْأَدْعِيَةِ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305-

③... تاريخ ابن عساکر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415-